ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

الجامع الصحیح البخاری میں ایمان کی کمی وزیادتی سے متعلقہ مباحث کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Discourses on the Increase and Decrease of Iman (Faith) in Sahih al-Bukhari

احسن محمود

لیکچرار، فیڈرل میڈیکل کالج، اسلام آباد

ماہ نور سیف خان

لیکچرار، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

The concept of *Iman* has been a subject of scholarly discourse within the Islamic tradition giving rise to different viewpoints among the scholars. The term "*Iman*" is used for faith, belief, and creed. According to scholars of hadith (*Muhaddithin*), *Iman* is the acknowledgment in the heart, claim by tongue and to carry out actions by limbs, it increases with virtuous deeds and decreases with sins. There are different viewpoints about the increase and decrease in *Iman* among scholars. According to Muhadditihn *Iman* increases and decreases while some *Mutakalimeen* including esteemed Imam Abu Hanifa consider *Iman* remains constant, and doesn't increase and decrease. This article delves into the perspective of the *Muhaddithin*, particularly in the context of *Sahih Bukhari*, one of the most revered Hadith collections. Imam Bukhari presents several compelling arguments from the Quran, Hadith, *Sahaba*, and *Tabi'een* sayings in favor of that Iman can indeed increase and decrease. Through a critical analysis of these arguments, this article aims to shed light on the discourse surrounding the fluctuation of *Iman* and the rationale underpinning this viewpoint.

Key Words: Iman, Sahih Bukhari, Muhaddithin, Faith, Theology of Faith, Mutakallimeen

تمہید

امام بخاریؒ کے تراجم ابواب خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔امام بخاری اپنے تراجم میں جہاں فقہی مباحث کے بارے میں لطیف نکات بیان کرتے ہیں بعینیہ کلامی وعقدی مباحث کے بارے میں بھی تراجم ابواب دلائل سے مزین ہوتے ہیں۔ایمان کی کمی وزیادتی کے بارے میں امام بخاریؒ نے کتاب الایمان کے تراجم ابواب میں اسی اسلوب کو اختیار کیا ہے اور انھوں نے ایمان کی کمی وزیادتی کے بارے میں مختلف تراجم ابواب میں دلائل کا ذکر کیا ہے۔امام بخاریؒ نے الجامع الصحیح کا آغاز وحی کے مباحث سے کیا اور وحی کے متعلق احادیث نقل کرنے کے بعد کتاب الایمان قائم فرمائی چونکہ وحی کے ذریعے انسان کے ذمے جو چیز سب سے پہلے فرض ہوئی وہ ایمان ہی ہے۔اس لیے ایمان کے متعلقہ مباحث کو مقدم رکھا۔کتاب الایمان کے مطالعے سے ایمان کے متعلقہ جو بنیادی کلامی مباحث سامنے آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ایمان کی تعریف اور ارکان ایمان

۲۔اعمال کی ایمان میں شرعی حیثیت

۳۔ایمان میں کمی وزیادتی

ایمان کے متعلقہ مباحث میں ایمان کا کمی وزیادتی کو قبول کرنا ایک اہم موضوع ہے۔اس میں بھی وہی اختلاف ہے جو عمل کے جزو ایمان کے ہونے میں ہے۔محدثین کے نزدیک ایمان چونکہ قول وفعل کا مرکب ہے لہٰذا کمی وزیادتی ہر دو کو قبول کرتا ہے۔جبکہ ائمہ اربعہ میں سے امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایمان میں کمی وزیادتی نہیں ہوتی۔اور امام مالکؒ کی طرف منسوب دو اقوال میں سے ایک یہ ہے کہ

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ایمان میں زیادتی ہوتی ہے لیکن کمی کے بارے میں وہ توقف کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے قول میں وہ بھی ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں۔ کیونکہ اگر زیادتی ہوتی ہے تو کمی کا ہونا اس کا منطقی نتیجہ ہے۔

ایمان کی کمی کے بارے میں دو معروف مذاہب ہیں۔ ایک جمہور کا یعنی ائمہ ثلاثہ اور محدثین کا کہ ''یزید و ینقص'' جیسا کہ امام بخاریؒ کتاب الایمان میں تفصیل سے لے کر آئے ہیں دوسرا متکلمین اور احناف کا کہ ''لایزیدولاینقص'' کہ ایمان نہ تو کمی کو قبول کرتا ہے اور نہ زیادتی کو۔ جیسا کہ حافظ ابن عبد البرؒ لکھتے ہیں کہ:

''أَجْمَعَ أَهْلُ الفِقْهِ والحَدِيثِ عَلى أَنَّ الإيمانَ قَوْلٌ وعَمَلٌ ولا عَمَلَ إلّا بِنِيَّةٍ والإيمانُ عِنْدَهُمْ يَزِيدُ بِالطّاعَةِ ويَنْقُصُ بِالمَعْصِيَةِ والطّاعاتُ كُلُّها عِنْدَهُمْ إيمانٌ إلّا ما ذُكِرَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وأَصْحابِهِ فَإنَّهُمْ ذَهَبُوا إلى أَنَّ الطّاعاتِ لا تُسَمّى إيمانًا قالُوا إنَّما الإيمانُ التَّصْدِيقُ والإقْرارُ''[1]

''اہل الفقہ اور اہل الحدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور نیت کے بغیر عمل نہیں۔ ایمان طاعت کے ذریعے زیادہ ہوتا ہے اور معصیت سے کم ہوتا ہے اور تمام طاعات ان کے نزدیک ایمان میں سے ہیں۔ مگر امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک طاعات ایمان میں سے نہیں بلکہ ایمان تصدیق اور اقرار کا نام ہے۔''

امام بخاریؒ نے کتاب الایمان کے متعدد ابواب کے تراجم میں ایمان کی کمی وزیادتی کے مسئلہ پر استدلال کیا ہے ذیل میں ان تراجم ابواب کے دلائل کا تحقیقی جائزہ مختلف شروحات کی روشنی میں لیا جائے گا۔

ایمان کی تعریف اور اول ترجمۃ الباب:

امام بخاریؒ کتاب الایمان کے پہلے ترجمۃ الباب میں ایمان کی تعریف کے متعلق لکھتے ہیں۔

''بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ» وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ، وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ''[2]

''یہ باب ہے آپ ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اور ایمان قول اور فعل کو کہتے ہیں اور یہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے۔''

امام بخاریؒ نے کتاب کے آغاز میں ایمان کی جو تعریف بیان کی ہے کہ ایمان قول و فعل کا نام ہے اور یہ کمی بھی قبول کرتا ہے اور زیادتی بھی۔ ایمان کی یہی تعریف جمہور محدثین سے روایت ہے۔ تعریف سے پہلے آپؒ نے حدیث کہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے وہ اس لیے کہ محدثین کے نزدیک ایمان اور اسلام اگر جدا جدا استعمال ہوں تو یہ ایک دوسرے کے مترادف ہوتے ہیں۔ اسلام سے مراد امام بخاریؒ نے یہاں ایمان ہی کو لیا ہے۔ ایمان اور اسلام باہم مترادف استعمال ہوئے ہیں۔ اس کی وضاحت کئی ایک شارحین حدیث نے کی ہے۔ کشف الباری میں ہے کہ:

''امام بخاریؒ نے ''و ھو قول و فعل'' فرمایا ہے اور ھو کی ضمیر 'اسلام' کی طرف لوٹ رہی ہے کیونکہ وہ اقرب ہے اس صورت میں سوال پیدا ہو گا کہ ایمان کی ترکیب ثابت کرنا چاہ رہے ہیں لیکن اسلام کی ترکیب ثابت ہو رہی ہے۔ اس کا

---

[1] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، وزارۃ عموم الاوقاف والشوؤن الاسلامیۃ، المغرب، ۱۳۸۷ھ، ج۹، ص۲۳۸

[2] بخاری: کتاب الایمان، ج۱، ص۱۰

جواب یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک ایمان اور اسلام مترادف ہیں۔ لہٰذا اسلام کی ترکیب سے ایمان کی ترکیب ثابت ہو جائے گی۔"[3]

بعینہ یہی توجیہہ ''یزید و ینقص'' کے لیے کی جائے گی کہ ضمیر وہاں بھی ایمان کی طرف ہی لوٹ رہی ہے۔ اس کے بعد امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں ایمان کی تعریف میں جو انھوں نے نقل کیا ہے اس پر کئی آیات قرآنیہ لے کر آئے ہیں۔ یکے بعد دیگرے امام بخاریؒ آٹھ آیات لے کر آئے ہیں جن سے ایمان میں کمی و زیادتی کا اثبات ہو رہا ہے۔ ان آیات سے نصاً و صراحتاً ایمان کی زیادتی کا اثبات ہوتا ہے اور استدلالاً کمی کا ثبوت ملتا ہے۔

ایمان کی کمی و زیادتی پر آیات قرآنیہ سے استدلال:

امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں جو آیات قرآنیہ لے کر آئے ہیں ان سے امام بخاریؒ نے ایمان کی کمی و زیادتی پر استدلال فرمایا ہے۔ امام بخاریؒ سب سے پہلے سورۃ الفتح کی آیت ذکر کرتے ہیں کہ:

''هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ''[4]

یہ آیت کریمہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی۔ یہاں امام بخاریؒ استدلال فرما رہے ہیں کہ آیت میں واضح طور پر ایمان کی زیادتی کی صراحت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے گزشتہ ایمان کے ساتھ ان کے اس عمل یعنی بیعت رضوان والے عمل کی بدولت ان پر سکینت نازل فرمائی اور ان کے ایمان میں اضافہ فرما دیا۔

ہدایت میں اضافے سے ایمان میں اضافہ پر استدلال:

ایمان میں اضافے کی دلیل کے طور پر وہ آیات لے کر آئے ہیں جن میں ہدایت میں اضافے کا ذکر ہے۔ ہدایت چونکہ اعمال صالحہ میں سے ہے لہٰذا ہدایت میں اضافہ ایمان میں اضافہ ہے۔

سورۃ الکہف کی درج ذیل آیت نقل کی:

''نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى''[5]

''ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں زیادہ کیا تھا۔"

اس کے بعد سورۃ مریم کی آیت کریمہ:

''وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى''[6]

''جو لوگ ہدایت پر ہیں اللہ ان کو ہدایت میں زیادہ کرتا ہے۔"

امام بخاریؒ کے نزدیک چونکہ اعمال ایمان میں داخل ہیں لہٰذا ہدایت بھی ایمان ہی ہے اور ہدایت اور ایمان ایک ہی چیز کے دو نام ہیں لہٰذا ان آیات مبارکہ میں ہدایت میں اضافہ ایمان میں اضافے کو متضمن ہے۔ ہدایت کے اندر زیادتی ایمان کے اندر زیادتی مراد ہو گی۔

---

[3] سلیم اللہ خان، مولانا، کشف الباری عمافی صحیح البخاری، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ۱۴۳۴ھ، ج ۱، ص ۶۰۹

[4] سورۃ الفتح: ۴

[5] سورۃ الکہف: ۱۳

[6] سورۃ مریم: ۷۶

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

کشف الباری میں ہے کہ:

''اس آیت میں امام بخاریؒ کی مراد یہ ہے کہ یہاں زیادت فی الہدایۃ کا ذکر ہے اور ہدایت ایک عمل ہے جس کو امام بخاریؒ ایمان میں داخل سمجھتے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد بصیرت کی زیادتی ہے یعنی جو ایمان ان کو حاصل تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس میں ان کو مزید بصیرت اور فہم عطا فرمائی۔''[7]

اور پھر تیسری آیت سورۃ محمد کی:

''وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ''[8]

اس آیت سے بھی امام بخاریؒ گزشتہ آیات کی طرح ایمان کی زیادتی پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن متکلمین احناف کے نزدیک اس آیت اور گزشتہ آیات جن میں ہدایت میں اضافے کا ذکر ہے اس سے ایمان میں اضافہ مراد نہیں بلکہ ایمان اور ہدایت دو مختلف چیزیں ہیں۔ ''ہدایت'' عام ہے اور ایمان خاص ہے۔ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے جو ہدایت کا ایک فرد ہے۔ تو جب یہ کہا گیا کہ ہم ان کی ہدایت میں اضافہ کرتے ہیں تو اس کے معنی لازماً یہ نہیں کہ ایمان میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں اضافہ کرتے ہیں۔[9]

اس کے بعد امام بخاریؒ ان آیات کو لے کر آئے ہیں جن میں صراحتاً ایمان کی زیادتی کی بات ہوئی ہے۔

''وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا[10] أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ[11] فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا[12] وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا''[13]

امام بخاریؒ ان آیات سے استدلال فرما رہے ہیں کہ یہ ایمان کی زیادتی پر واضح ہیں کہ اللہ نے متعدد آیات میں مومنین کے ایمان میں اضافے کا ذکر فرمایا ہے جو اس بات پر دلیل ہیں کہ ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

سورۃ المدثر کی آیت کریمہ '' وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا[14] ''کی تفسیر میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ ایمان میں اضافہ کمیت کے لحاظ سے بھی ہوتا ہے اور کیفیت کے لحاظ سے بھی۔

''أي: يزدادَ إيمانُهم كيفيَّةً: بما رأَوا مِن تسليمِ أهلِ الكتابِ وتصديقِهم أنَّه كذلك، أو كميَّةً: بانضِمامِ إيمانِهم بذلك إلى إيمانِهم بسائرِ ما أنزَلَ''[15]

---

[7] کشف الباری، ج،۱، ص،۶۱۳

[8] سورۃ محمد:۱۷

[9] انعام الباری، ج،۱، ص،۳۳۹

[10] سورۃ المدثر:۳۱

[11] سورۃ التوبۃ:۱۲۴

[12] آل عمران:۱۷۳

[13] سورۃ الاحزاب:۲۲

[14] سورۃ المدثر:۳۱

[15] روح المعانی، ج،۱۵، ص،۱۴۱

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

سورۃ التوبہ کی آیت مبارکہ" أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا "[16] میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب کوئی آیت مبارکہ اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے تو وہ مومنین کے ایمان میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان بڑے دلائل میں سے ہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی جس طرح اکثر ائمہ سلف اور خلف کا مذہب ہے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے(کہ ایمان کمی وزیادتی قبول کرتا ہے)۔

''هذه الآيةُ مِن أكبرِ الدَّلائلِ على أنَّ الإيمانَ يزيدُ وينقُصُ، كما هو مذهَبُ أكثَرِ السَّلَفِ والخَلَفِ من أئمَّةِ العُلَماءِ، بل قد حكى الإجماعَ على ذلك غيرُ واحِدٍ''[17]

اس کے بعد جو آخری آیت امام بخاریؒ ایمان کی کمی وزیادتی پر لے کر آئے ہیں وہ سورۃ الاحزاب کی آیت مبارکہ" وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا "[18] ہے۔اس آیت میں کافروں کے لشکر دیکھنے کے بعد مومنین کے ایمان میں ہونے والے اضافے کا ذکر ہے۔ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت ایمان کی کمی اور زیادتی کے مسئلہ پر جمہور کی دلیل ہے کہ ایمان میں کمی بھی ہوتی ہے اور زیادتی بھی۔[19]

نزول آیات کے بعد ایمان میں زیادتی تین اعتبار سے ہوسکتی ہے۔ایک تو یہ جب کوئی سورت اترتی ہے تو اس میں احکام کا ذکر ہوتا ہے لہٰذا ان احکام پر ایمان لایا جاتا ہے اور یہ اضافہ اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ پہلے اجمالی طور پر ایمان تھا اب تفصیل نازل ہونے کے بعد ان کو ماننے سے ایمان میں اضافہ ہوا۔دوسری صورت یہ ہے کہ بعض اوقات نازل ہونے والی آیات میں دلائل کا ذکر ہوتا ہے ان دلائل کو سن کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔تیسری صورت یہ ہے کہ مومنین کو کبھی وساوس آتے ہیں ان سے بتقاضائے بشریت کوئی غلطی ہوتی ہے۔نئی نازل ہونے والی آیات سے ایمان تروتازہ اور پختہ ہوجاتا ہے۔[20]

روح المعانی میں علامہ آلوسی سورۃ انفال کی آیت مبارکہ" وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا "کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ آیت ایمان کی کمی وزیادتی پر دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔اور یہ علماء کے ایک جم غفیر کا مذہب ہے۔اور یہ بات کتاب و سنت کے بہت سے دلائل ظاہرہ سے ثابت ہے اور نہ ہی عقل کے معارض ہے بلکہ بعض نے اس مسئلہ کو یعنی ایمان کی کمی وزیادتی کو عقل سے بھی ثابت کیا ہے۔وہ اس لیے کہ اگر ایمان میں تفاوت کو نہ مانا جائے تو فساق اور انبیاء وملائکہ کا ایمان ایک جیسا ہونا ثابت ہو جائے گا۔اور آگے لکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جس میں، میں نے بہت سارے دلائل کی وجہ سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مخالفت کی ہے۔[21]

ان آیات اور اس طرح کی دیگر آیات سے امام بخاریؒ، دیگر محدثین اور ائمہ ثلاثہ نے ایمان کی کمی وزیادتی پر استدلال فرمایا ہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے۔

---

[16] سورۃ التوبۃ:۱۲۴

[17] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ج،۴، ص،۲۱۰

[18] سورۃ الاحزاب:۲۲

[19] تفسیر القرآن العظیم، ج،۶، ص،۳۹۲

[20] کشف الباری، ج،۱، ص،۶۱۹

[21] آلوسی، محمود بن عبد اللہ، شہاب الدین، روح المعانی، (محقق: علی عبد الباری) دار الکتب علمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ، ج،۵، ص،۱۵۵

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

عمر بن عبد العزیزؒ کا مکتوب اور مسئلہ کمی وزیادتی:

اس کے بعد امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں عمر بن عبد العزیزؒ کا وہ اثر لے کر آئے ہیں جو انھوں نے عدی بن عدیؒ کو لکھا۔ عمر بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں کہ بیشک ایمان کے کچھ فرائض ہیں کچھ شرائع ہیں اور کچھ حدود ہیں اور کچھ سنن ہیں جس شخص نے ان سب کو مکمل کیا اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔ پس میں اگر زندہ رہا تو ان سب کی تفصیلی معلومات تم کو بتلاؤں گا اور تاکہ تم ان پر عمل کرو اور اگر میں فوت ہو گیا تو مجھ کو تمہاری صحبت میں زندہ رہنے کی کوئی حرص نہیں۔

''إِنَّ لِلْإِيمَانِ فَرَائِضَ، وَشَرَائِعَ، وَحُدُودًا، وَسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيمَانَ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيصٍ''[22]

امام بخاریؒ عمر بن عبد العزیزؒ کے اس اثر سے یہ استدلال کر رہے ہیں کہ ایمان مرکب ہے۔ اس میں فرائض، شرائع، حدود اور سنن وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ یعنی یہ اعمال چونکہ ایمان کا حصہ ہیں اس لیے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کے لیے عمل لازمی جزو ہیں اور عمل کے بغیر ایمان مکمل نہیں اور اسی کی طرف عمر بن عبد العزیزؒ نے اشارہ فرمایا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا اس نے ایمان کو مکمل کر لیا اور جس نے ان کو چھوڑا در حقیقت اس کا ایمان مکمل نہیں یعنی اس کا ایمان ناقص رہا۔ چونکہ یہ اعمال ایمان کا جزو ہیں لہٰذا ان میں کمی وزیادتی سے ایمان میں کمی و زیادتی کا ثبوت ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ: وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي

عمر بن عبد العزیزؒ کے اثر کے بعد امام بخاریؒ ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تھی کہ ''رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى'' اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سوال ہوا تھا کہ ''قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ'' تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ جواب دیا تھا کہ ''قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي''[23]

ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ امام بخاریؒ اس سے سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہما اللہ کی تفسیر کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔ سعید بن جبیرؒ نے اس کی تفسیر ''يَزْدَادَ يَقِينِي'' سے کی ہے جبکہ مجاہدؒ نے اس کی تفسیر ''لِأَزْدَادَ إِيمَانًا إِلَى إِيمَانِي'' کی ہے۔ اس طرح زیادت ایمان ثابت ہو جاتی ہے، کیونکہ جب ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ بات ثابت ہے تو چونکہ آپ کی ملت کا اتباع کا ہمیں حکم ہے اس لیے گویا حضور ﷺ سے بھی یہ بات ثابت ہے۔[24]

---

[22] بخاری، ج،۱، ص،۱۰

[23] سورۃ البقرۃ:۲۶۰

[24] فتح الباری، ج،۱، ص،۴۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ترجمۃ الباب میں آثار صحابہ سے ایمان کی کمی وزیادتی پر استدلال:

معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ اثر: اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً

اس کے بعد امام بخاریؒ ترجمۃ الباب میں معاذؓ کا یہ اثر لے کر آئے ہیں کہ جس میں وہ فرماتے ہیں کہ بیٹھو ہم تھوڑی دیر ایمان لاتے ہیں۔ امام بخاریؒ اس اثر سے یہ استدلال فرما رہے ہیں کہ چونکہ ایمان لانے کو اصل ایمان پر محمول نہیں کر سکتے بلکہ زیادت ایمان پر ہی محمول کریں گے۔ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ:

''لَا يُحْمَلُ عَلَى أَصْلِ الْإِيمَانِ لِكَوْنِهِ كَانَ مُؤْمِنًا وَأَيُّ مُؤْمِنٍ وَإِنَّمَا يُحْمَلُ عَلَى إِرَادَةِ أَنَّهُ يَزْدَادُ إِيمَانًا بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى''[25]

یعنی حضرت معاذؓ یہ فرما رہے ہیں کہ مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور یہ ذکر ایمان میں اضافے کا سبب ہو گا۔

وَقَالَ بن مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ:

امام بخاریؒ حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کا اثر ترجمۃ الباب میں لے کر آئے ہیں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ یقین ایمان کا کل ہے۔ پورا اثر کئی کتب حدیث میں صحیح سند سے موجود ہے۔

''الصَّبْرُ نِصفُ الإيمانِ، واليَقِينُ الإيمانُ كُلُّهُ''[26]

امام بخاریؒ کا اس اثر سے ایمان پر کمی یا زیادتی کا استدلال دو طرح سے ہے۔ ایک تو لفظ 'کل' سے استدلال ہے۔ کیونکہ جس کا کل ہو گا اس کا جزء بھی ہو گا۔ اور دوسرا استدلال اس اثر کے پہلے حصے سے کیونکہ اس میں لفظ "نصف" صراحۃً جزء پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے ایمان کی ترکیب بھی ثابت ہو جاتی ہے اور قابل زیادت ونقصان ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔

امور ایمان کا بیان اور ایمان میں کمی وزیادتی:

اس کے بعد امام بخاریؒ امور ایمان کے متعلق باب لے کر آئے ہیں۔ باب قائم کرنے کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیت لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ .... الی آخر الایۃ[27] سے استدلال فرماتے ہیں کہ ایمان ایک ایسی مکمل چیز ہے جو بہت سے اجزاء اور ارکان سے ملکر پوری ہوتی ہے اور یہ کہ ایمان ایک حقیقت مرکبہ ہے جس کے بہت سے اجزاء ترکیبیہ ہیں جن کے ملنے کے بعد اس کا تحقق ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیچھے ابن عمرؓ کی حدیث میں پانچ امور ایمان کا ذکر ہے تو کسی کو شبہ ہو سکتا تھا کہ بس ارکان پانچ ہی ہیں اور پانچ ہی ضروری ہیں۔ چونکہ ایمان کے بہت سے امور ہیں اس لیے ان امور میں کمی بیشی ایمان کی کمی بیشی کو متضمن ہے۔ یعنی بہت سے امور کا ایمان ہونا ایمان میں کمی وزیادتی کو ثابت کرتا ہے۔

کشف الباری میں ہے کہ:

"یہ بھی ممکن ہے کہ امام بخاریؒ نے پہلے اجمالاً بتادیا کہ ایمان قول و عمل کا مجموعہ ہے اس میں کمی وزیادتی ہوتی ہے، اب اس باب میں اجمالی طور پر شعب ایمانیہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں اس لیے اس

---

[25] فتح الباری، ج۱، ص۴۸

[26] اصبہانی، احمد بن عبد اللہ، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۳۹۴ھ، ج۵، ص۳۴

[27] سورۃ البقرۃ:۱۷۷

باب میں ترجمۃ الباب کے بعدؒ ابوہریرہؓ سے مروی ''الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ''[28] حدیث مبارکہ لے کر آئے ہیں۔اس باب کے بعد پھر جو ابواب لے کر آئے ہیں ان میں شعب ایمانیہ کی تفصیل ہے۔''[29]

امور ایمان کے باب کے بعد امام بخاریؒ نے متعدد تراجم ابواب قائم کیے ہیں جن میں دیگر اعمال کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ذیل میں مختصر ان کا ذکر ہے۔

۱۔کھانا کھلانا اسلام کا حصہ ہے۔

۲۔اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتا ہو ایمان کی نشانی ہے۔

۳۔رسول ﷺ سے محبت ایمان میں سے ہے۔

۴۔انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے۔

۴۔حیاء ایمان میں سے ہے۔

۵۔اسلام کو عام کرنا ایمان میں سے ہے۔

۶۔لیلۃ القدر میں قیام کرنا ایمان میں سے ہے

۷۔صوم رمضان بھی ایمان میں سے ہے۔

۸۔نماز اور زکوٰۃ ایمان میں سے ہے۔

۹۔اتباع جنائز ایمان میں سے ہے۔

یعنی امام بخاریؒ نے پہلے اجمالی طور پر اصولاً اس بات کا ذکر کیا کہ ایمان میں بہت سے امور شامل ہیں۔اور بہت سی شعب ایمانیہ ہیں۔اس کے بعد آنے والے ابواب میں تفصیل کے ساتھ ان شعب ایمانیہ کا ذکر ہے۔درج بالا ابواب میں صرف ان امور ایمانیہ کا ذکر امام بخاریؒ نے کیا ہے جن کے بارے میں رسالت مآب ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ یہ ایمان ہے۔اور صرف وہ روایات نقل کیں جو امام بخاریؒ کی شرائط پر پورا اترتی ہیں۔ورنہ اصل میں امام بخاریؒ کا مدعا یہ ہے کہ تمام اعمال ایمان کا حصہ ہیں،تو جب اعمال کا ایمان کا حصہ ہونا ثابت ہو جائے گا تو ایمان کی کمی و زیادتی کا اثبات خود بخود ہو جائے گا۔کیونکہ اعمال میں تفاوت بدیہی بات ہے۔مذکورہ بالا اعمال میں کمی وزیادتی ایمان میں کمی وزیادتی تصور ہو گی۔

ایک مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ایمان کی شرعی تعریف کے لیے کتاب الایمان کا پہلا ترجمۃ الباب انتہائی جامع قائم کیا اور اس میں مختلف آثار صحابہؓ لے کر آئے۔ان میں ایک اثر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا تھا جس میں انھوں نے فرائض،شرائع،حدود اور سنن سب اعمال کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔تو امام بخاریؒ نے بعینہ اسی ترتیب پر فرائض،شرائع وغیرہ سبھی کو ایمان میں شامل کرنے کی غرض سے مختلف ابواب قائم کیے ہیں۔تو جب ان شرائع،حدود،سنن وغیرہ کا شامل ایمان ہوا ثابت ہوا تو ایمان کا مرکب ہونا ثابت ہو جاتا ہے اور مرکب قابل زیادت و نقصان ہوتا ہے۔

ایمان کی کمی وبیشی کا مسئلہ بڑی حد تک اس اختلاف پر مبنی ہے کہ عمل جزو ایمان ہے یا نہیں؟ تو جن حضرات کے نزدیک عمل ایمان کا جزو ہے اور ایمان مرکب ہے ان کے نزدیک ایمان میں کمی بیشی ممکن ہے۔کیونکہ ان کے نزدیک عمل جزو ایمان ہے اور عمل چونکہ لامتناہی درجہ

---

[28] بخاری،حدیث:۹

[29] کشف الباری،ج،۱،ص،۶۵۱

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

رکھتا ہے تو جتنا عمل بڑھتا جائے گا اسی طرح ایمان بڑھتا جائے گا۔اس لیے کہ عمل ایمان کا جزو ہے۔تو یہ اختلاف بھی اسی اختلاف پر متفرع ہے۔[30]

”ایمان عمل ہی ہے“ سے کمی وزیادتی کا ثبوت:

امام بخاریؒ ترجمۃ الباب ” بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ الإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ“[31] قائم کرتے ہیں جس میں ایمان کو عمل کہا گیا ہے۔تو یہ ترجمۃ الباب جہاں اس بات پر دلیل ہے کہ ایمان عمل ہے وہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے چونکہ ایمان عمل ہے لہٰذا جس طرح اعمال میں کمی بیشی ممکن ہے بالکل اسی طرح ایمان میں کمی بیشی ممکن ہے۔

اہل ایمان کا اعمال کی وجہ سے تفاضل:

امام بخاریؒ امور ایمان کا ذکر کرنے کے بعد ترجمۃ الباب ” تَفَاضُلِ أَهْلِ الإِيمَانِ فِي الأَعْمَالِ“[32] قائم کر کے یہ بیان فرما رہے ہیں کہ اہل ایمان، اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے سے متفاضل ہوتے ہیں۔یعنی کسی کا عمل زیادہ اور کسی کا عمل کم ہوتا ہے اور اس سے مرجئہ کا رد ہو رہا ہے۔مرجئہ یہ کہتے ہیں کہ اعمال کا کوئی اثر نہیں ہوتا، نہ طاعت سے کوئی فائدہ ہے نہ معصیت سے کوئی نقصان۔اور دوسری بات یہ کہ چونکہ اہل ایمان ایک دوسرے سے اعمال کے سبب متفاضل ہوتے ہے لہٰذا ان کے ایمان میں بھی تفاوت ہوتا ہے جو ایمان میں کمی و بیشی ہی ہے۔کشف الباری میں ہے کہ:

> ”امام بخاریؒ اس ترجمۃ الباب سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اعمال کے سبب سے اہل ایمان میں تفاوت و تفاضل پیدا ہوتا ہے۔اس صورت میں ’فی‘ سببیہ ہوگا اور مقصد یہ ہوگا کہ اعمال میں کمی بیشی کی وجہ سے ایمان میں تفاضل یا کمی بیشی ہوتی ہے۔“[33]

بَابُ زِيَادَةِ الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ (ایمان میں زیادتی اور کمی کا بیان):

اس سے پہلے جتنے ابواب امام بخاریؒ نے قائم کیے گو ان میں بھی ایمان کی کمی و زیادتی پر استدلال فرمایا۔لیکن اس باب کو قائم کرنے کا مقصد صراحت کے ساتھ ایمان کی کمی وزیادتی کو بیان کرنا ہے۔پیچھے یہ مضمون مختلف ابواب کے ضمن میں آچکا ہے اور خود امام بخاریؒ نے کتاب الایمان میں کے آغاز میں ”يزيد وينقص“ کا لفظ استعمال کیا۔لیکن وہاں ”يزيد و ينقص“ کی نسبت اسلام کی طرف تھی، یہاں صراحتاً ایمان کی طرف ہے۔

زیادت و نقصان کے بارے میں ترجمہ کے مکرر ہونے پر چند ایک توجیہات درج ذیل ہیں۔

۱۔پہلا ترجمۃ الباب جس میں کمی وزیادتی کا ذکر ہے وہ ترجمہ، ترجمہ جامعہ ہے جبکہ آئندہ کے تراجم اس کی تفصیل و توضیح ہیں۔

۲۔کتاب الایمان کے آغاز میں زیادت و نقصان کی بحث کو محض تبعاً و ضمناً نقل کیا تھا۔کیونکہ وہاں پر امام بخاریؒ کا مقصود ایمان کی ترکیب ثابت کرنا تھا اس لیے وہاں پر انھوں نے جو حدیث بطور دلیل ذکر کی وہ صرف ترکیب پر دلالت کرتی ہے۔

---

[30] انعام الباری، ج، ص، ۳۱۴

[31] بخاری، ج،۱، ص، ۱۴

[32] بخاری، ج،۱، ص، ۱۳

[33] کشف الباری، ج، ۲، ص، ۱۰۸

حرف وسخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

۳۔ وہاں پر ترکیب اور زیادت ونقصان اسلام کے لیے تھا تو مرجئہ اعتراض کر سکتے تھے کہ تو یہاں تفصیلاً اور صراحتاً زیادت و نقصان کو ایمان کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔

ایک اور اشکال کے اس سے پہلے امام بخاریؒ نے ''باب تَفَاضُلِ أَهْلِ الإِيمَانِ فِي الأَعْمَالِ''[34] میں اہل ایمان کا اعمال کی وجہ سے ایک دوسرے سے متفاضل ہونا ثابت کیا تھا تو دوبارہ ایمان کی کمی وزیادتی کے لیے باب قائم کرنا محض تکرار ہے۔کشف الباری میں اس کی چند توجیہات کی گئی ہیں۔جو درج ذیل ہیں۔

ا۔تفاضل والے باب میں اعمال کی وجہ سے اہل ایمان کے درمیان تفاوت وتفاضل کو بیان کرنا مقصود تھا۔اور اس باب میں ایمان یعنی نفس تصدیق کے اندر کمی وزیادتی کو بیان کرنا مقصود ہے۔یعنی اس اشکال کو رفع کرنا مقصود ہے کہ نفس تصدیق میں کمی وزیادتی ممکن نہیں۔

۲۔دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ ایمان کی کمی وزیادتی کا مسئلہ مختلف فیہ ہے اور امام بخاریؒ کی عادت ہے کہ جس مسئلہ میں اختلاف ہو اور وہ مسئلہ مشہور تو اس کے بارے میں امام بخاری متعدد ابواب قائم کر کے دلائل پیش کرتے ہیں۔[35]

ابن حجرؒ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہاں اصل مقصود نفس ایمان میں کمی وزیادتی کو بیان کرنا مقصود ہے۔کیونکہ ترجمۃ الباب کے بعد جو حدیث امام بخاریؒ لے کر آئے ہیں وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں قلبی ایمان کی بات ہو رہی ہے جیسے حدیث میں ذکر ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اتو وہ جنت میں جائے گا۔[36] تو اس باب اور حدیث سے امام بخاریؒ کی مراد نفس ایمان میں کمی وتصدیق کو ثابت کرنا ہے۔

ایمان میں کمی پر استدلال (کمال نقص کو مستلزم ہے):

امام بخاریؒ سابقہ ابواب میں جتنی نصوص لے کر آئے وہ ظاہری طور پر ایمان کی زیادتی پر دلیل تھیں۔اس باب میں وہ ایمان کی کمی پر استدلال فرما رہے ہیں۔امام بخاریؒ نے ان دو آیات کو بطور تمہید ذکر کیا ہے، اصل میں وہ اس سے بعد میں ذکر کی گئی سورۃ المائدہ کی آیت کریمہ '' الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ'' سے اپنے مدعا یعنی ایمان میں کمی وزیادتی کو ثابت کرنا چاہ رہے ہیں۔لیکن چونکہ اس آیت مبارکہ سے ایمان کی کمی وزیادتی نصاً ثابت نہیں ہوتی، لہٰذا امام بخاریؒ نے بطور تمہید پہلی دو آیتیں ذکر کی ہیں۔جن میں ایمان کی کمی وزیادتی صراحتاً ونصاً مذکور ہے۔اور جو چیز قابل زیادت ہوتی ہے وہ قابل نقصان بھی ہوتی ہے، اس لیے کے زیادتی اور نقصان امور اضافیہ میں سے ہیں۔جب پہلی دو آیتوں سے یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان وہدایت میں زیادتی ہوتی ہے تو استلزاماً یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس میں کمی بھی ہوتی ہے۔[37]

حافظ ابن حجرؒ ان دو آیات کے اعادہ اور سورۃ المائدۃ کی آیت کے متعلق درج ذیل توضیح فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ ان دو آیات کو دوبارہ کیوں لایا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی دونوں آیتیں بطور تمہید لائیں گئی ہیں اور ان سے زیادتی نصاً مستفاد ہو رہی ہے جو نقد کو مستلزم ہے جب کہ تیسری آیت میں کمال کا جو ذکر ہے وہ زیادتی کے معنی میں صریح نہیں، بلکہ صرف نقص کے معنی کو مستلزم ہے اور یہ استلزام نقص ، قبول زیادت ہی پر دلیل ہے اسی لیے امام بخاریؒ سورۃ المائدہ کی آیت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ: فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ

---

34 بخاری، ج،ا، ص،۱۳

35 کشف الباری، ج،۲، ص،۴۵۰

36 فتح الباری، ج،ا، ص،۱۰۳

37 کشف الباری، ج،۲، ص،۴۵۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

[38] تو گویا امام بخاریؒ اس کی تشریح فرمارہے ہیں۔اور اسی نکتہ کی وجہ سے پہلی دونوں آیتوں اور تیسری آیت کے ذکر کرنے کے انداز میں تفاوت رکھا ہے، چنانچہ پہلی دونوں آیتوں کے شروع میں "وقول اللہ تعالیٰ" اور تیسری آیت کے شروع میں "قال" فرمایا۔[39]

حاصل یہ ہے کہ پہلی دو آیتوں سے نصاً ایمان وہدایت کی زیادتی معلوم ہوتی ہے اور استلزاماًنص،اور تیسری آیت میں اس زیادتی کو کمال سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ کمال کا مقابل نقص ہے۔اس لیے کہ اگر کوئی کمال کو چھوڑ دے گا تو نقص پیدا ہو جائے گا لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ کمال سے مراد زیادتی ہے۔

دوسرا اہم استدلال امام بخاریؒ نے یہ فرمایا کہ ہر وہ چیز جو زیادتی کو قبول کرتی ہے وہ نقصان بھی قبول کرتی ہے یعنی زیادتی کمی کو متلزم ہے۔اس بارے میں امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے کہ اگر ایمان زیادتی کو قبول کرتا ہے تو نقص کو بھی قبول کرتا ہے۔

''إن كان قبل زيادته– أي الإيمان -تامًا فكما يزيد كذا ينقص''[40]

اسی طرح امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں ابن بطالؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جو ایمان زیادہ نہیں ہوتا وہ ناقص ہے۔

''قال بن بَطّالٍ فَإيمانُ مَن لَمْ تَحْصُلْ لَهُ الزِّيادَةُ ناقِصٌ''[41]

نفس تصدیق میں کمی وزیادتی کی صراحت:

ابن حجرؒ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہاں اصل مقصود نفس ایمان میں کمی وزیادتی کو بیان کرنا مقصود ہے۔کیونکہ ترجمۃ الباب کے بعد جو حدیث امام بخاریؒ لے کر آئے ہیں وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں قلبی ایمان کی بات ہو رہی ہے جیسے حدیث میں ذکر ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اتو وہ جنت میں جائے گا۔[42] تو اس باب اور حدیث سے امام بخاریؒ کی مراد نفس ایمان میں کمی و تصدیق کو ثابت کرنا ہے۔

جمہور محدثین نفس ایمان میں کمی و بیشی کے قائل ہیں۔کیونکہ تصدیق ایک باطنی عقیدے کا نام ہے اور عقیدہ قلبی گرہ کو کہتے ہیں اور گرہ کبھی ہلکی ہوتی ہے کبھی مضبوط ہوتی ہے،اور یہ بھی ممکن ہے کہ تصدیق میں کمی وزیادتی علم کی فراوانی اور مشاہدے کے اعتبار سے ہو، قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ " أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا " اس سے تصدیق اور علم کے اعتبار سے زیادتی معلوم ہوتی ہے۔اسی طرح ارشاد ہے کہ " وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ''[43] سے بھی زیادتی باعتبار معائنہ ومشاہدہ کا ثبوت ہوتا ہے۔[44]

نفس تصدیق کے بارے میں ابراہیم علیہ السلام کا یہ مکالمہ اور سعید بن جبیر اور مجاہدؒ کی تفسیر واضح دلیل ہے۔جیسے فتح الباری میں ابن حجرؒ نے مجاہد اور ابن سعیدؒ کا قول نقل کر کے یہ تصریح کی ہے کہ یہ زیادتی ایمان، نفس تصدیق کی زیادتی ہے کیونکہ یہاں پر یقین اور اطمینان قلب کی بات ہو رہی ہے۔

---

[38] بخاری، ج،۱، ص،۱۷

[39] فتح الباری، ج،۱، ص، ۱۰۴

[40] السنۃ، ج،۲، ص،۶۷۷

[41] شرح صحیح مسلم للنووی، ج،۱، ص،۱۴۶

[42] فتح الباری، ج،۱، ص، ۱۰۳

[43] سورۃ البقرۃ:۲۶۰

[44] کشف الباری، ج،۲، ص،۴۵۱ھ

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور دیگر متکلمین کی رائے یہ ہے کہ ایمان یعنی نفس تصدیق میں کمی بیشی نہیں ہوتی، یہ حضرات کہتے ہیں کہ نصوص میں جو تصدیق میں کمی وزیادتی کی بابت بات ہوئی ہے وہ ذاتیات میں کمی وزیادتی کے لحاظ سے نہیں بلکہ خارجی امور کے اعتبار سے ہے۔ اعمال صالحہ کے ذریعے ایمان میں جلاء اور قلب میں نورانیت پیدا ہوتی ہے، دل میں انشراح حاصل ہوتا ہے، اس انشراح، جلاء اور نورانیت کی وجہ سے آدمی کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایمان میں اضافہ ہو گیا ہے، حالانکہ ایمان تو نفس تصدیق ہے وہ تو علی حالہ ہے، ہاں اس میں کچھ روشنی اور نورانیت پیدا ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث

امام بخاریؒ کے تراجم ابواب خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ امام بخاری اپنے تراجم میں جہاں فقہی مباحث کے بارے میں لطیف نکات بیان کرتے ہیں بعینیہ کلامی وعقدی مباحث کے بارے میں بھی تراجم ابواب دلائل سے مزین ہوتے ہیں۔ ایمان کی کمی وزیادتی کے بارے میں امام بخاریؒ نے کتاب الایمان کے تراجم ابواب میں اسی اسلوب کو اختیار کیا ہے اور انھوں نے ایمان کی کمی وزیادتی کے بارے میں مختلف تراجم ابواب میں دلائل کا ذکر کیا ہے۔ ایمان کے متعلقہ مباحث میں ایمان کا کمی وزیادتی کو قبول کرنا ایک اہم موضوع ہے۔ اس میں بھی وہی اختلاف ہے جو عمل کے جزو ایمان کے ہونے میں تھا۔ محدثین کے نزدیک ایمان چونکہ قول وفعل کا مرکب ہے لہذا کمی وزیادتی ہر دو کو قبول کرتا ہے۔ تراجم ابواب میں امام بخاریؒ نے آیات قرآنیہ، اقوال صحابہ، آثار تابعین کو نقل کر کے ایمان میں کمی وزیادتی کے مسئلہ میں محدثین کے موقف کو بیان کیا ہے۔

امام بخاریؒ نے ایمان کی شرعی تعریف کے لیے کتاب الایمان کا پہلا ترجمۃ الباب انتہائی جامع قائم کیا اور اس میں مختلف آثار صحابہؓ لے کر آئے۔ ان میں ایک اثر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا تھا جس میں انھوں نے فرائض، شرائع، حدود اور سنن سب اعمال کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ تو امام بخاریؒ نے بعینہ اسی ترتیب پر فرائض، شرائع وغیرہ سبھی کو ایمان میں شامل کرنے کی غرض سے مختلف ابواب قائم کیے ہیں۔ تو جب ان شرائع، حدود، سنن وغیرہ کا شامل ایمان ہوا ثابت ہوا تو ایمان کا مرکب ہونا ثابت ہو جاتا ہے اور مرکب قابل زیادت ونقصان ہوتا ہے۔

امام بخاریؒ نے پہلے اجمالی طور پر اصولاً اس بات کا ذکر کیا کہ ایمان میں بہت سے امور شامل ہیں۔ اور بہت سی شعب ایمانیہ ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ابواب میں تفصیل کے ساتھ ان شعب ایمانیہ کا ذکر ہے۔ اصل میں امام بخاریؒ کا مدعا یہ ہے کہ تمام اعمال ایمان کا حصہ ہیں، تو جب اعمال کا ایمان کا حصہ ہونا ثابت ہو جائے گا تو ایمان کی کمی وزیادتی کا اثبات خود بخود ہو جائے گا۔ کیونکہ اعمال میں تفاوت بدیہی بات ہے۔ مذکورہ بالا اعمال میں کمی وزیادتی ایمان میں کمی وزیادتی تصور ہو گی۔ ایمان کی کمی وبیشی کا مسئلہ بڑی حد تک اس اختلاف پر مبنی ہے کہ عمل جزو ایمان ہے یا نہیں؟ تو جن حضرات کے نزدیک عمل ایمان کا جزو ہے اور ایمان مرکب ہے ان کے نزدیک ایمان میں کمی بیشی ممکن ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک عمل جزو ایمان ہے اور عمل چونکہ لامتناہی درجہ رکھتا ہے تو جتنا عمل بڑھتا جائے گا اسی طرح ایمان بڑھتا جائے گا۔ اس لیے کہ عمل ایمان کا جزو ہے۔ تو یہ اختلاف بھی اسی اختلاف پر متفرع ہے۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. آلوسی، محمود بن عبد اللہ، شہاب الدین، روح المعانی، (محقق: علی عبد الباری)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۵ھ
3. ابن ابی شیبۃ، ابو بکر بن ابی شیبۃ، مسند ابن ابی شیبۃ، (محققین: عادل بن یوسف، احمد بن فرید المزیدی)، دار الوطن، ریاض، ۱۹۹۷ء
4. ابن بطال، علی بن خلف بن عبد الملک، ابو الحسن، شرح صحیح البخاری، (محقق: ابو تمیم یاسر بن ابراہیم)، مکتبۃ الرشد، الریاض، ۱۴۲۳ھ
5. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابو الفضل، شہاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (بترقیم: فؤاد عبد الباقی)، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۳۷۹ھ
6. ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، المغرب، ۱۳۸۷ھ
7. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
8. ابو بکر بن ابو عاصم، احمد بن عمرو، السنۃ، (محقق: ناصر الدین البانی)، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۰ھ
9. اصبہانی، احمد بن عبد اللہ، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۳۹۴ھ
10. بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری، (محقق: زہیر بن ناصر)، دار الطوق النجاۃ، بیروت، ۱۴۲۲ھ
11. تقی عثمانی، مفتی، انعام الباری، مکتبۃ الحراء، کراچی، ۱۴۲۶ھ
12. سلیم اللہ خان، مولانا، کشف الباری عما فی صحیح البخاری، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ۱۴۳۴ھ